GUMAN گمان
VOL 8, ISSUE 1, 2025
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

A Review of Urdu Children's Literature in Khyber Pakhtunkhwa (In the Context of Contemporary Requirements)

خیبرپختونخوا میں اردو ادبِ اطفال کا جائزہ(عصری تقاضوں کے تناظر میں)

Nisar Ali
Scholar PhD Urdu, Department of Urdu Sarhad University of Science & Information Technology Peshawar
Dr. Mian Humayun
Assistant Professor, Department of Urdu Sarhad University of Science & Information Technology Peshawar
Dr. Ghuncha Begum
Associate Professor (Head Department of Urdu), Department of Urdu Sarhad University of Science & Information Technology Peshawar

Abstract

The importance of children's literature in Urdu literature is Muslim. Since the beginning of writing Urdu literature, children's literature has also started, which consists of not hundreds but thousands of pages. Children's literature has some important features that distinguish it from other literature. Curiosity, wonder and responsiveness are basic characteristics that are naturally present in every child. It is essential for children's literature that children's literature should be based on knowledge and morals and its objectives should include the best education and training so that natural abilities can be developed in the new generation. Thus, children's literature is a boon because the most important task and gift of parents to their children is their best education. Although Urdu children's literature in Khyber Pakhtunkhwa was started at the beginning of the 20th century, but due to some inevitable reasons, it could not progress rapidly. Yes, in Khyber Pakhtunkhwa, most of the books written for children have been created in the context of child psychology and education, and hundreds of writers have written books for children's mental training and emotional well-being on numerous topics. In this article, various aspects of children's literature have been reviewed.

Key words: Urdu children's literature, poets, Nisar, tradition of children's literature, Ghalib, Mir, symptoms, curiosity, Khyber Pakhtunkhwa, fiction, novels, stories.

GUMAN گمان
VOL 8, ISSUE 1, 2025
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

بچے جنت کے پھول اور قدرت کا انمول تحفہ ہیں۔ایک ایسا تحفہ جس کی رونق سے ہی ہماری آنکھیں روشن ہیں اور یہ دنیا اس قدر حسین نظر آتی ہے۔ بچوں کو سب کچھ اچھا اچھا خوب صورت اور خوش گوار چاہیے۔ وہ اپنے خیالوں کی بسائی دنیا میں بے فکر ہو کر جینا چاہتے ہیں۔ سادگی اور پیار و محبت کی دنیا، فکر و تردّد سے آزاد دنیا، جنگ و جدال سے خالی دنیا، جس میں ہر طرف امن اور شانتی ہو، خوب صورتی اور خوشحالی ہو، خوشی اور خوشبو ہو، قوس قزح کی رنگارنگی ہو، روشنی اور اجالا ہو، موسیقی اور گیت ہو۔یہی وجہ ہے کہ وہ پہلے لوریاں سنتے ہوئے نیند کی آغوش میں جاتے ہیں۔جب ذرا بڑے ہوتے ہیں تو اپنی نانی دادی سے کہانیاں سنتے ہوئے سوتے ہیں۔بچے جب پڑھنے کی عمر کو پہنچے ہیں تو انہیں اپنی پسند کے ادب کی طلب ہوتی ہے اور یہی طلب ہمیں بچوں کے ادب کی اہمیت کا احساس دلاتی ہے۔یوں بھی بچے چوں کہ ملک و قوم کا سرمایہ او مستقبل کی امید ہوتے ہیں۔اس لیے ان کی صحت مند نشو و نما اور اچھی نگہداشت پر ہی ملک و قوم کی فلاح و بہبود کا انحصار ہے۔

ادب زندگی کی عکاسی کرتا ہے اور اپنے دور کے اچھے اور بُرے عناصر کو پرکھ کر ہمیں اس کے ان خوبیوں اور خامیوں سے آگاہ کرتا ہے۔ادبِ اطفال بھی بچوں کی بہترین نشو نما کے لیے لکھا گیا ہے اور لکھا جا رہا ہے۔عام ادب اور بچوں کے ادب میں بڑا فرق یہ ہے کہ بچوں کے ادب میں ادیب یا شاعر ان کے معصومانہ ذہن کو سامنے رکھ کر ادب تخلیق کرتا ہے اور بچوں کو تفریح کا سامان مہیّا کرتا ہے جب کہ عام ادب میں ادیب یا شاعر اس ذمہ داری سے مستثنیٰ ہوتا ہے۔

ادبِ اطفال کا آغاز 1857ء سے پہلے ہوا تھا مگر باقاعدہ بچوں کے لیے لکھنا 1857ء کے بعد شروع ہوا۔1857ء سے پہلے جن شعرا اور ادبا نے بچوں کے لیے لکھا ان میں امیر خسرو، میر تقی میرؔ، انشاءاللہ خان انشا اور مرزا اسداللہ خان غالبؔ وغیرہ شامل ہیں۔1857ء کے بعد جن شعرا اور ادبا نے بچوں کے لے لکھا ان میں غلام احمد فروغی، محمد حسین آزاد، پیارے لال آشوب، ڈپٹی نذیر احمد، خواجہ الطاف حسین حالی، اسماعیل میرٹھی، اکبر الہ آبادی، ڈاکٹر علامہ محمد اقبال، منشی پریم چند، تلوک چند محروم اور حفیظ جالندھری کے نام سر فہرست ہیں۔اسی طرح 1947ء کے بعد ادبِ اطفال کے لکھاریوں میں کرشن چندر، یکتا امروہی، عصمت چغتائی، غلام ربانی، قراۃ العین حیدر، شوکت تھانوی، رضیہ سجاد ظہیر، جگن ناتھ آزاد، رام لعل اور قتیل شفائی کے نام اہمیت کے حامل ہیں ۔

مجموعی طور پر ان تینوں ادوار میں ادبِ اطفال کے لیے نثر اور شاعری کی کم و بیش تمام اصناف پر طبع آزمائی کی گئی ہے۔

بچوں کے لیے لکھنا ایک مشکل فن ہے اس لیے اس طرف ادبا نے زیادہ توجہ نہیں دی۔ خصوصاً پاکستان اور پھر خیبر پختونخوا کی بات کی جائے تو یہاں بچوں کے لیے لکھنے کی رفتار اور بھی سست ہو جاتی ہے۔اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اوائل میں اس طرف خاص توجہ نہیں دی گئی اور ادبا اور شعرا نے لاپرواہی سے کام لیا مگر اکیسویں صدی میں یہاں ادبِ اطفال کی ترویج اور اشاعت میں اضافہ ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔گیان چند ادبِ اطفال کے حوالے سے لکھتے ہیں:

”بچوں کا ادب بھی الگ صنف نہیں بلکہ بچوں کی نظمیں، بچوں کی کہانیاں، نظموں اور کہانیوں کی ذیلی اقسام ہیں اس لیے دنیا کے ہر ادب میں بچوں کے لیے ادیبوں کے گراں قدر خدمات ملتی ہیں۔“(1)

خیبر پختونخوا میں جن ادیبوں اور شعرا نے بچوں کے لیے لکھا ہے ان کا تفصیلی جائزہ اس مقالے میں لیا جائے گا۔

رضا ہمدانی

ویسے رضا ہمدانی کا شمار خیبر پختونخوا کے اردو ادب کے اچھے ادیبوں اور شعرا میں ہوتا ہے مگر انھوں نے بچوں کے لیے بھی لکھا ہے۔اس حوالے سے ان کی مشہور کتاب کا نام ہے ”بچوں کی لوک کہانیاں“ ۔اس کتاب میں کل 51 لوک کہانیاں ہیں جن کا رضا ہمدانی نے پشتو زبان سے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ کہانیوں کا اسلوب سادہ اور آسان ہے، رضا ہمدانی نے فن ترجمہ نگاری کا حق ادا کرتے ہوئے نہایت خوب صورت انداز میں اسے پشتو زبان سے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔بعض کہانیاں اتنی خوب صورت اور مربوط پلاٹ کے ساتھ ترجمہ ہوئی ہیں کہ کسی پر بھی یہ تاثر نہیں ہوتا کہ یہ ترجمہ کی گئی کہانیاں ہیں یا مصنف کی اپنی تخلیق کردہ۔ان کہانیوں میں ”انجیر کا پھول“ ، ” سرخ پھول“، مکار فقیر“، گونگی شہزادی“، ”جل پری“اور” شہزادہ سیف الملوک“ شامل ہے۔

”گونگی شہزادی“ نہایت سبق آموز کہانی ہے اور اسی میں بچوں کو یہ درس دیا گیا ہے کہ انسان کو کسی بھی حالت میں کم تر نہیں سمجھنا چاہیے کیوں کہ گونگی شہزادی جس سے کوئی شادی کے لیے تیار نہیں تھا کہانی کے آخر میں اس کی شادی ایک شہزادے سے ہو جاتی ہے۔ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

’’گونگی شہزادی بادشاہ کی خوب صورت بیٹی تھی مگر کوئی اس سے شادی کرنے کو تیار نہیں تھا مگر اس کی شادی ایک شہزادے سے ہو جاتی ہے۔‘‘(2)

قتیل شفائی

قتیل شفائی اردو ادب اور شاعری کا ایک معتبر حوالہ ہے۔انھوں نے بھی بچوں کے لیے کئی نظمیں لکھی ہیں جو ان کی کلیات میں شامل ہیں۔ ان نظموں میں ’’ارادے ‘‘، ’’نائیکہ‘‘ ، ’’معصوم‘‘، ’’چاٹے دس‘‘، ’’عمر پوشی‘‘، ’’ فرمان بردار‘‘ اور ’’انوکھی تصویر‘‘ قابل ذکر ہیں۔

نظم ’’ارادے‘‘ بچوں کو ہمت اور شجاعت کا درس دیتا ہے اور اسے تعلیم و تہذیب کا سحر بردار بنا کر اسے سر سید بننے کی تلقین بھی کرتا ہے، لکھتے ہیں:

ے تہذیب کی ہیں جو روشنیاں میں گھر گھر پہنچاؤں گا
تعلیم کا پرچم لہرا کر میں سر سید بن جاؤں گا (3)

اس طرح نظم ’’چاٹے دس‘‘ ایک خوب صورت مزاحیہ مگر اصلاحی نظم ہے جو بچوں کے ساتھ بڑوں کے لیے بھی ایک خوب صورت نظم ہے اور دونوں کی ذہنی سطح کی عکاسی کرتی ہے۔ایک شعر ملاحظہ ہو:

ے ٹوانکل ٹوانکل لیٹل اسٹار
ہم سے ہے امی کو پیار (4)

’’انوکھی تصویر‘‘ میں بھی قتیل شفائی نے بچوں کو اصلاحی اور اخلاقی پیغام دیا ہے۔یہ بھی ایک مزاحیہ نظم ہے جس سے ہر عمر کے لوگ حظ اٹھا سکتے ہیں۔یہ ماسٹر جی اور ننھے منے کے درمیان مکالماتی نظم بھی ہے جو کافی دل چسپ ہے۔ذرا یہ بند ملاحظہ کیجیے:

ے کہا ماسٹر نے منے سے اک دن
کرو کام پورا جو ہم نے کہا ہے
نہ گزرے تھے اس بات کو دو منٹ
کہ منے نے تصویر تیار کر دی (5)

خاطر غزنوی

خاطر غزنوی اردو ادب کی شاعری اور بالخصوص خیبر پختونخوا کی شاعری کا ایک معتبر حوالہ ہے۔ اردو ادب میں خوب نام کمانے کے علاوہ انھوں نے ادبِ اطفال کے لیے بھی دو کتابیں لکھی ہیں۔ایک شاعری کی اور ایک نثر کی۔ دونوں کتابیں بچوں کے ذہنی سطح کے عین مطابق ہیں۔ شاعری کی کتاب کا نام ہے ’’ننھی منی نظمیں‘‘۔اس کتاب میں کل گیارہ نظمیں ہیں۔اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اسے ٹیکسٹ بک بورڈ نے بچوں کے ابتدائی نصاب کا حصہ بھی بنایا ہے۔کتاب میں شامل چند نظموں کے نام یہ ہیں: ’’ گنتی‘‘، ’’دس چوزے‘‘ ، ’’ آوازیں‘‘، ’’جنگل میں منگل‘‘ اور ’’ کاغذ‘‘ وغیرہ۔ویسے کتاب میں شامل تمام نظمیں بچوں کے لیے سبق آموز ہیں مگر نظم ’’دس چوزے‘‘ نہایت اہمیت کی حامل نظم ہے۔اس میں شاعر نے بچوں اور والدین کو اصلاحی پیغام دیا ہے کہ کبھی بھی اپنے بچوں کو بغیر اجازت کے گھر سے باہر نہ جانے دیں ورنہ مشکلات اور نقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ایک بند ملاحظہ ہو:

GUMAN گمان
VOL 8, ISSUE 1, 2025
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

ایک دن بی مرغی سے چھپ کر نکلے سیر کو چوزے دس
کچل کے بھاگی اک چوزے کو شہر کی نیلی اومنی بس
باقی رہ گئے نو (6)

اس طرح نظم ''جنگل میں منگل'' شاعری کی خوب صورت نظم ہے۔اس میں بہت سی معلومات بچوں کو فراہم کی گئی ہیں جن سے وہ مختلف جانوروں کے بچوں اور ان کے ناموں سے آشنا ہو جاتے ہیں۔ایک بند ملاحظہ ہو:

اک جنگل میں ہوئے اکٹھے
سارے جانوروں کے بچّے
باز، کبوتر، کوّا، چڑیا
ہاتھی،اونٹ،عقاب اور شکرا (7)

شاعری کے علاوہ خاطر کی نثری کتاب کا نام ہے ''دیکھیں اپنا پاکستان''۔اس کتاب میں بچوں کو پاکستان کے مشہور مقامات اور خاص کر خیبر پختونخوا کے مشہور مقامات کے بارے میں بچوں کو معلومات فراہم کی گئی ہیں یعنی یہ ایک معلوماتی کتاب ہے جو بچّوں کو مکمل پاکستان کی سیر کراتی ہے۔کتاب میں جن مشہور مقامات کا ذکر ہیں ان میں شالا مار باغ، پشاور کے باغات، انار کلی بازار، چوک یادگار، مقبرہ جہانگیر، شاہی مسجد وغیرہ شامل ہیں۔اس کے علاوہ کتاب میں بچوں کی ذہن کے مطابق ملک کے سیاسی و سماجی حالات پر بھی مصنف نے قلم اٹھایا ہے۔

محسن احسان

محسن احسان کا شمار خیبر پختونخوا کے سر فہرست شعرا میں ہوتا ہے۔انھوں نے کئی اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔ادبِ اطفال کے لیے بھی لکھتے رہے ہیں۔اس حوالے سے ان کا ایک شعری مجموعہ '' پھول پھول چہرے'' کے نام سے شائع ہوا ہے۔کتاب میں بچوں کے لیے کل 14 نظمیں ہیں۔کتاب کا دیباچہ حکیم محمد سعید نے لکھا ہے۔حسبِ روایت کتاب کا آغاز حمد اور دعا سے کیا گیا ہے۔دیگر نظموں میں '' ترانہ''، ''غصّہ''، ''پکوان''، ''تلاش''، ''خریداری'' اور ''پیارا گھر'' قابل ذکر ہیں۔نظم '' ترانہ'' میں بچوں کو وطن سے محبت کا درس دیا گیا ہے، لکھتے ہیں۔

ہم نوجواں وطن کے
ہیں پاسباں وطن کے (8)

نظم ''غصّہ'' میں بچوں کو غصّے کے نقصانات کے بارے میں بتایا گیا ہے اور اس سے بچنے کے طریقے بھی بتائے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا ہے کہ اگر گھر میں بچوں کے درمیان لڑائیاں جھگڑے ہوتے ہیں جن سے بات خون خرابے تک پہنچ جاتی ہے۔ذرا یہ اشعار ملاحظہ کیجیے:

ارم علی ہے بہن اور بھائی
کرتے ہیں خوب لڑائی
خون بھی ان کے سر سے نکلا
کیوں غصے میں گھر سے نکلا (9)

GUMAN گمان
VOL 8, ISSUE 1, 2025
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

اس طرح نظم ''پکوان'' میں شاعر نے ایک باورچی کو موضوع بنا کر بچوں کو ایک نیا موضوع دیا ہے اور پیغام دیا ہے کہ جس کا کام اسی کو ساجھے۔ نظم کے مرکزی کردار ارم اور علی ایک دن دال پکانے کا سوچتے ہیں جو کبھی باورچی خانہ کی طرف گئے نہیں تھے۔ جیسے ہی دال پکائی تو دونوں کی خوب شامت آگئی۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

ہے حکم ملا بازار کو جاؤ
نمک مرچ اور ہلدی لاؤ
کیا بتلائیں کیسے مہک تھی
بو جلنے کی دور تلک تھی (10)

''تلاش'' ایک پر تجسس نظم ہے جس میں ارم اور علی دو مرکزی کردار ہیں۔ دونوں تتلی کی تلاش میں خوب محنت کرتے ہیں۔ اگرچہ تتلی ہاتھ نہیں آتی مگر بچوں کے اندر ایک تحریک پیدا ہو جاتی ہے جس سے ان میں منزل پانے کی جستجو اور لگن پیدا ہو جاتی ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

علی یہ بولا میں جاؤں گا
باغ سے ایک تتلی لاؤں گا
باغ میں کوئی تتلی نہ آئی
منھ لٹکا کے آیا بھائی (11)

محسن احسان کی ایک اور شاہ کار نظم ''خریداری'' ہے جس کا موضوع بچوں کے لیے خریداری ہے۔ یہ ایک اصلاحی نظم ہے جس کے پیچھے دین اسلام کے عوامل موجود ہیں کہ بچوں کے لیے چیزیں خریدنا اسلامی عمل بھی ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہو:

سنگترے بھی جھوم رہے تھے
انگور کو چوم رہے تھے
سب کچھ تھوڑا تھوڑا لائے
دام دیے اور گھر کو آئے (12)

''پیارا گھر'' محسن احسان کی خوب صورت نظم ہے۔ اس نظم میں مرکزی کردار ارم کے ذریعے معاشرے کے باقی بچوں اور بچیوں کو اخلاقی پیغام دیا ہے۔ خاص کر صفائی کو موضوع بنا کر بچوں کو اسلامی احکامات سے بھی آگاہ کیا ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے اور صفائی ہی سے گھر پیارا لگتا ہے۔

شجاعت علی راہی

خیبر پختونخوا میں جس ادیب نے بچوں کے لیے سب سے زیادہ لکھا وہ شجاعت علی راہی صاحب ہیں۔ راہیؔ نے بچوں کے لیے 5 مجموعے تخلیق کیے ہیں۔ ان مجموعوں کے نام یہ ہیں: نرم شگوفے، مطلب بے مطلب، ذرا سوچو تو، الف سے امی اور مشاعرے۔'' مطلب بے مطب'' میں بچوں کے لیے 50 قطعات موجود ہیں، ''ذرا سوچو تو''میں 62 قطعات جب کہ مجموعہ ''الف سے امی''میں ننھے منے بچوں کے لیے 10 نظمیں ہیں۔''نرم شگوفے'' میں کئی اہم نظمیں ہیں۔ سب سے اہم نظم کا نام ''چڑیا اور بچی'' ہے جس میں شاعر نے انسانوں اور پرندوں کے درمیان دوستی کو موضوع بنایا ہے۔ اس کے علاوہ ''بلی کا بچہ'' بھی ایک اہم نظم ہے۔ اس کے بارے میں شاعر فرماتے ہیں کہ

ایک سیدھا سادہ
ایک ننھا منا
ایک چھوٹا موٹا

GUMAN گمان
VOL 8, ISSUE 1, 2025
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

ایک پیارا پیار (13)

شاعر کے باقی مجموعوں میں بھی بچوں کے لیے خوب صورت نظمیں اور قطعات شامل ہیں۔ کتاب ''مشاعرے''میں جانوروں پرندوں اور حشرات کے ذریعے مشرقی تہذیب کی خصوصیات کو اجاگر کیا گیا ہے۔ یہ ایک نیا تجربہ ہے جس میں شاعر مکمل طور پر کامیاب نظر آتے ہیں۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

میں چوں چوں کرتی ہوں
خالہ بلی سے ڈرتی ہو
میں دانہ دھنکا کھاتی ہوں
اور صبح سویرے گاتی ہوں (14)

شعری مجموعوں کے علاوہ راہیؔ صاحب نے بچوں کے لیے دو ڈرامے بھی لکھے ہیں۔ ''شاہین کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا''اور ''بچے ہوں تو ایسے ہوں''۔ پہلا ڈراما دس منٹ اور 2 مناظر پر مشتمل ہے جس کا موضوع اسپیشل بچوں کی حوصلہ افزائی ہے۔ عظیم اس کو ڈرامے کا مرکزی کردار ہے۔ دوسرے ڈرامے کا دورانیہ 20 منٹ جب کہ کل 6 مناظر ہیں۔ یہ بچوں کے لیے ایک اصلاحی اور مقصدی ڈراما ہے یعنی ڈرامے میں وطن عزیز سے محبت کو اپنا مقصد بنا کر پیش کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ مصنف نے بچوں کے 14 ناولٹ بھی لکھے ہیں جن میں 7 ناولٹ الگ الگ کتابی شکل میں جب کہ باقی 7 ناولٹ کلیات میں یکجا کر کے '' دھنک کے سات رنگ'' کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ کتابی صورت میں شائع ہونے والے ناولٹوں میں ''کبوتر''، ''بولتے برگد''، '' سرخ سیارہ''، ''ماں''، ''سفید پرندوں کا جزیرہ''اور '' نیکیوں کی برسات'' شامل ہیں۔ جب کہ کلیات میں شامل ناولٹوں کے نام یہ ہیں: ''قہقہ''، دوسرا'' اور پھر گھوڑے آ گئے'' تیسرا'' آدھا انسان''، ''کتابوں کی بستی''، '' کدھر سے آیا اور کدھر گیا وہ''، '' باکمال بچے''اور '' سبز پرندے'' شامل ہے۔ تمام ناولٹ بچوں کے ذہن کے مطابق ہیں اور ہر کہانی میں اصلاحی، اخلاقی اور دینی پیغام دیا گیا ہے۔ آخری ناولٹ ''سبز پرندے''کا موضوع اسرائیلی جارحیت اور ظلم و بربریت ہے جس میں حال ہی میں فلسطین پر اسرائیلی مظالم اور مظلوم فلسطینیوں کا حال احوال بتایا گیا ہے۔ ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

''غزہ میں خاک و خون کا ہولناک معرکہ جاری تھا۔ اسرائیلی جہاز بم گرا کر فلسطینیوں کو لہو میں نہلاتے چلے جا رہے تھے۔''(15)

سیدہ عطیہ پروین

خیبر پختونخوا میں ادبِ اطفال کے حوالے سے مرد لکھاریوں کے ساتھ ساتھ خواتین نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ اس حوالے سے پہلا نام سیدہ عطیہ پروین کا آتا ہے۔ بچوں کے لیے انھوں نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے ''دادی اماں کی کہانیاں''۔ کتاب میں کل 28 کہانیاں ہیں۔ ''جادو کا کیک'' ، ''بہادر لڑکا''، ''میرے حضورؐ'' اور ''بہادر لڑکا'' قابل ذکر کہانیاں ہیں۔ '' میرے حضورؐ'' کی کہانی سے ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

'' حضرت محمدؐ کی پیدائش سے دو ماہ قبل ان کے والد حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب وفات پا گئے تھے۔ ان کی والدہ حضرت آمنہ بی بی جب کہ رضاعی ماں بی بی حلیمہ تھیں۔''(16)

ڈاکٹر اسماعیل گوہر

''پشتو لوک کہانیاں'' کے نام سے ڈاکٹر اسماعیل گوہر نے بچوں کے لیے خوب صورت کتاب لکھی ہے۔ اسے آپ بچوں کے لیے بہترین کہانیوں کا انتخاب کہہ سکتے ہیں۔ یہ کتاب پشتو زبان سے اردو میں نہایت سلیس اور آسان انداز میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ کتاب میں شامل کل 63 کہانیاں میں جن میں ''ذہین چرواہا''، '' سوتیلا بھائی''، ''مراد نامراد''، ''جادوگر سانپ'' اور '' عقل اور نصیب'' قابل ذکر کہانیاں ہیں۔

GUMAN
گمان
VOL 8, ISSUE 1, 2025
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

ممتاز حسین

ممتاز حسین ادبِ اطفال خیبر پختونخوا کے لکھاریوں میں شامل ہیں۔انھوں نے چترالی بچوں کی لوک کہانیوں پر مشتمل ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے'' شلوغ''۔کتاب 14 کہانیوں پر مشتمل ہے۔کتاب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کا دیباچہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید نے لکھا۔'' خرگوش''،''لومڑی''اور''بکری کے بچے''اہم کہانیاں ہیں۔

الطاف احمد شاہ

''بولتے پھول'' کے نام سے 6 ڈراموں پر مشتمل بچوں کے لیے خوب صورت کتاب الطاف احمد شاہ نے لکھی ہے۔کتاب اس حوالے سے زیادہ اہم ہے کہ اس کو خیبر پختون خوا حکومت نے خود شائع کیا ہے۔'' کونپلیں''،'' شارکٹ'' اور'' عینک'' نمایاں ڈرامے ہیں۔ڈراما ر''عینک'' سے ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

''عینک ایک سبق آموز ڈراما ہے جس میں بچوں کو قریب سے ٹی وی دیکھنے کے نقصانات بتائے گئے ہیں۔''(17)

زبیر منگلوری

زبیر منگلوری نے بچوں کے لیے بھی ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے''اسلامی کہانیاں''۔چند اہم کہانیوں کے نام یہ ہیں:

ڈاکٹر یار محمد مغموم

بچوں کے لیے''لوک کہانیاں'' کے نام سے ڈاکٹر صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے۔اس میں کل 23 کہانیاں ہیں جس کو پشتو زبان سے اردو میں سلیس انداز میں ترجمہ کیا گیا ہے۔مشہور کہانیوں میں'' فقیر اور بادشاہ''،'' چھوٹا لڑکا''اور''فرض شناس بہن بھائی''شامل ہیں۔

ڈاکٹر خالد سہیل ملک

ملک صاحب اردو ادب اور خاص جدید اردو افسانے کا ایک معتبر حوالہ ہے کئی اصناف سخن میں طبع آزمائی کر چکے ہیں۔بچوں کے لیے بھی انھوں نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے''اداس پہاڑ''۔کہانی کا موضوع ہے جنگل کی حفاظت اور جنگلات کے فوائد۔مصنف نے کہانی میں بچوں کو درخت لگانے کی اہمیت سے آگاہ کیا ہے اور ساتھ ساتھ بتانے کی کوشش کی ہے کہ درخت لگانے اور کاٹنے کے فوائد اور نقصانات کیا ہیں۔اس حوالے سے ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

'' دو برس پہلے اس پہاڑ پر بہت زیادہ درخت تھے مگر جب زلزلہ آیا تو اس حصے کے بہت سے گھر ٹوٹ پھوٹ گئے۔قصبے کے لوگوں کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ اس پہاڑ کے درختوں کو کاٹ کر اپنے گھروں کی مرمت کرتے یوں سارا کا سارا پہاڑ درختوں سے خالی ہو گیا۔'' (18)

روبینہ قمر

روبینہ قمر نے بچوں کے شاعری کا مجموعہ'' پھول او تتلیاں''شائع کیا ہے جس میں کل 59 بچوں کے لیے بہترین نظمیں ہیں۔چند اہم نظموں کے نام یہ ہیں: مسجد، موبائل فون، پھول، آم، نماز وغیرہ۔

عالیہ نورین

عالیہ نورین نے ادبِ اطفال کے لیے بھی ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے'' تحریم کی بلی'' ۔اس کا موضوع جانوروں سے انسانوں کی محبت ہے،سیدہ عطیہ پروین خالد سہیل ملک کی شریک حیات ہیں۔

ڈاکٹر ہما شفیع

بچوں کے لیے مرد لکھاریوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی پیچھے نہیں رہیں۔ڈاکٹر ہما شفیع نے''امی جی کا آنگن''کے نام سے بچوں کے لیے ایک خوب صورت کتاب لکھی ہے۔اس میں کل 13 کہانیاں ہیں جو قرآنی آیتوں سے ماخوذ ہیں۔اہم کہانیوں میں''تسبیح''،'' الماعون''،''صلوۃ فجر'' اور'' توبتہ النصوح'' شامل ہیں۔

GUMAN گمان
VOL 8, ISSUE 1, 2025
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

عمران یوسف زئی

عمران یوسف زئی نے بچوں کے لیے تین کتابیں لکھی ہیں۔''ماموں کے ہنگامے''،'' بچوں کی کہانیاں'' اور''ڈھینچوں ڈھینچوں'' تینوں اصلاحی اور اخلاقی کہانیاں ہیں۔آخری کہانی''ڈھینچوں ڈھینچوں'' میں بچوں کو غرور کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ صرف اللہ تعالی کی شان ہے انسان یا کسی جانور کے لیے یہ ہر گز جائز نہیں۔

خورشید ربانی

خورشید ربانی نے بچوں کے لیے بے شمار منظوم کہانیاں لکھی ہیں جو انگریزی ادب سے ماخوذ ہے۔ان کہانیوں میں '' بھوت''سب سے اہم کہانی ہے۔

اختر رضا سلیمی

اختر رضا سلیمی بھی ادبِ اطفال کے لکھنے والوں میں شامل ہیں۔اس حوالے سے ان کی کتاب کا نام ہے''ایک ملک ایک کہانی''۔یہ بھی لوک کہانیوں کا مجموعہ ہے جس میں 17 مختلف ممالک کی ایک ایک یا دو دو کہانیاں ہیں۔ان ممالک میں ڈنمارک، البانیہ، امریکہ، یوگنڈا اور سری لنکا شامل ہیں۔'' ڈنمارک کی لوک کہانی'' کو کشور ناہید نے ''جادو کی ہنڈیا'' کے نام سے ترجمہ کیا ہے۔

ڈاکٹر رئیس احمد مغل

شجاعت علی راہی کے بعد بچوں کے لیے سب سے زیادہ کتابیں ڈاکٹر رئیس احمد مغل نے لکھی ہیں۔اس حوالے سے ان کی کل کتابیں 9 ہیں۔جن کے نام یہ ہیں: وینس کا سوداگر، کالے شیشوں والی کار، حقوق کی کہانی، لوک ورثہ، قدیم پشاور، پیارا پاکستان، پر عزم بچے، چار بیماریاں اور صنعتی انقلاب۔تمام کتب بچوں کے معیار کے مطابق ہیں۔سادہ اور سلیس اسلوب میں نئے موضوعات پیش کیے ہیں۔ہر کتاب میں ایک نہ ایک سبق اور درس پوشیدہ ہے۔ان تمام کتب میں'' کالے شیشوں والی کار'' سب سے زیادہ اہم کتاب ہے جس کا موضوع طالب علم کی محنت اور اس کے اثرات ہیں۔عاکف اس کہانی کا مرکزی کردار ہے جو سکول جانا پسند نہیں کرتا اور نہ ہی محنت کرتا ہے۔ہر وقت گھر میں شور شرابہ کرتا ہے۔ایک دن اس کا ابّو کمرے میں داخل ہوتا ہے تو شور شرابے کا پوچھتا ہے تو عاکف کی امی کہنے لگتی ہے کہ

آپ کا لاڈلا اب اس اسکول سے بھی بیزار ہے۔اس کی فرمائش بھی پوری کر دیں۔اب چوتھا اسکول ڈھونڈیں۔'' (19)

ڈاکٹر اسحاق وردگ

خیبر پختونخوا میں جب بھی ادبِ اطفال کی بات ہوگی ڈاکٹر اسحاق وردگ کا نام ضرور لیا جائے گا۔اس صوبے کی بانیوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔اگر چہ انھوں نے اس حوالے سے بہت کم لکھا ہے مگر اس حوالے سے ان کی خدمات اردو ادبِ اطفال کو پروان چڑھنے میں بہت ہیں۔ادبِ اطفال کے لیے ان کی نثری کتاب جو ایک کہانی نما کتاب ہے اس کا نام ہے'' یہ ہم سے کیا ہوا''۔اس کتاب میں دو اہم کہانیاں ہیں۔پہلی کہانی تتلیاں روٹھ گئیں'' اور دوسری کہانی ''اب میں بچہ نہیں رہا''۔دونوں کہانیوں میں ایک نیا پن سامنے آتا ہے جو اسے دوسرے ادیبوں سے ممتاز کرتا ہے۔پلاٹ ہو یا اسلوب، منظر کشی ہو یا مکالمہ نگاری سب لاجواب ہیں یعنی یہ دونوں کہانیاں فنی اور فکری دونوں لحاظ سے بہترین اور روایت سے ہٹ کر لکھی گئی ہیں۔اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب عہد حاضر کے بہترین غزل گو میں سے ایک ہے۔بہت کم وقت میں زیادہ مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ایک شاعر ہونے کے ناطے انھوں نے بچوں کے لیے بھی بے شمار نظمیں لکھی ہیں۔ان نظموں میں بھی ایک جدّت اور نیا پن ہے۔'' کہاوت''،''موبائل فون'' اور''تخلیقی کردار'' بچوں کے لیے ان کی بہترین نظمیں ہیں۔نظم ''کہاوت''میں پہلی بار شاعر نے ایک نیا تجربہ کیا ہے۔ڈاکٹر محمد اقبال اور افتخار عارف کے اشعار سے استفادہ کر کے اپنی نظم میں موجود کہاوتوں کی معنویت میں اضافہ کیا ہے۔لکھتے ہیں:

ے کہاوتوں کے معانی بھی جان لو بچو!
کہاوتوں کی نشانی بھی جان لو بچو!
کہاوتوں کی بڑی خاص شرطیں ہیں
کہاوتوں کے معانی سے ہی واقف ہوں

وہ خاص فقرہ جو مشہور ہوا زمانے میں
وہ خاص شعر جو سب کی زبان پر جاری ہو (20)

نظم ''موبائل فون''میں بچوں کو اس کے درست استعمال، فوائد اور نقصانات سے آگاہ کیا ہے۔ بچوں کے ادب میں یہ ایک نیا موضوع ہے۔ڈاکٹر صاحب ہمیشہ نئے موضوعات باندھنے کی کوشش کرتے ہیں۔چنداشعار ملاحظہ ہوں:

ے جو بچے موبائل کے زیر اثر ہیں
وہ سب اس کے نقصان سے بے خبر ہیں
موبائل کے لمحے پڑھائی کو دو گے
تو دنیا میں آگے مسلسل بڑھو گے (21)

نظم '' تخلیقی کردار''مثنوی ہیئت میں ہے۔پوری نظم جدّت سے بھری ہوئی ہے۔چند اشعار ملاحظہ ہوں:

ے تخلیقی کردار ادب میں
سب کے دل دار ادب میں
تخلیقی کردار کی باتیں
ہیں اعلیٰ معیار کی باتیں (22)

ابن نیاز

ادبِ اطفال کے لیے لکھنے والوں میں ایک اہم نام ابن نیاز کا ہے۔اس حوالے سے ان کی کتاب کا نام ہے'' پیارے آقاؑ کی میٹھی باتیں'' ۔کتاب میں شامل احادیث پر مبنی کل 13 کہانیاں ہیں۔''ہمسائے کے حقوق''،'' پکا وعدہ''،'' گدھے کی آواز'' اور''نیا عزم''اہم کہانیاں ہیں۔اس کے علاوہ مصنف کی دوسری کتاب کا نام'' چھوٹا جاسوس''ہے۔یہ ایک ناولٹ ہے جس کا موضوع حب الوطنی ہے یعنی اس کہانی میں بچوں کو وطن سے محبت کا درس ملتا ہے۔

خالد لطیف کیفؔ

خالد لطیف کیفؔ نے بچوں کے لیے شاعری کے ساتھ ساتھ ایک کہانی نما کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام ہے''مصور اور امید''۔کہانی میں بچوں کو مناظر فطرت سے آگاہ کیا گیا ہے۔

حافظ عبدالرزاق

''بلیک فائٹر''کے نام سے بچوں کے لیے کتاب لکھ کر حافظ صاحب نے ادبِ اطفال میں اپنا حصہ ڈال دیا ہے۔کتاب میں کل 26 کہانیاں ہیں جو بچوں کی نفسیات کے مطابق ہیں۔

ڈاکٹر قدرت اللہ خٹک

ڈاکٹر صاحب نے بھی بچوں کے لیے بے شمار کہانیاں لکھی ہیں جن میں''جذبہ'' اور'' ہمیشہ سچ بولنا''قابل ذکر کہانیاں ہیں۔

حمزہ حسن شیخ

حمزہ حسن شیخ نے ادبِ اطفال کے لیے تین ناولٹ لکھے ہیں جو کلیات میں ایک ساتھ'' قطرے سے دریا'' کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔ناولٹ کے نام یہ ہیں: مٹی کی خوشبو، آکاش کا جھومر،جب کہ آخری ناولٹ کا نام ہے'' بِن پنکھ کے پنچھی''۔تمام ناولٹیں بچوں کی اصلاح اور ان کے ذہن کے معیار کے مطابق ہیں۔آخری ناولٹ میں کئی کہانیوں کو یکجا کیا گیا ہے اور بچوں میں خود اعتمادی اور محنت کرنے کا درس دیا گیا ہے۔ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

''وسیم نے مہم کے لیے ساری ضروری تیاری کرلی،سفر پُر خطر تھا اور دونوں کبھی زندہ واپس نہ آنے کی بات دل میں بٹھا کر اپنی منزل کی جانب روانہ ہوئے۔''(23)

GUMAN
گمان
VOL 8, ISSUE 1, 2025
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

ڈاکٹر محمد راج آفریدی

خیبر پختونخوا میں بچوں کے لیے راہیؔ صاحب اور رئیس احمد مغل کے بعد سب سے زیادہ کتابیں راج محمد آفریدی نے لکھی ہیں۔ وہ ایک نوجوان لکھاری ہیں اور آئے دن بچوں کے لیے نئی کتاب لکھنے کا سوچتے ہیں جب کہ ساتھ ساتھ پورے صوبے میں وہ ادبِ اطفال کو فروغ دینے کے لیے سر گرم عمل ہے اور نہایت تیزی کے ساتھ وہ اس صوبے میں بچوں کے ادب کی ترقی کے لے نئی راہیں تلاش کر کے ادیبوں کو اس طرف راغب کر رہے ہیں۔ اگر اسے اس صوبے کے عہد حاضر کا بانی کہا جائے تو بے جانہ ہوگا۔ اس حوالے سے ان کی سات کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ '' سورج کی سیر''، ''انٹیک کار'' ، ''دوستی کرو تو اپنوں سے''، ''کونپلیں''، ''کرنیں''اور'' روزہ دار جاسوس'' ان کی کتابیں ہیں۔ تمام کتب بچوں کی نفسیات کے مطابق ہیں۔ کہانی ''روزہ دار جاسوس''سب سے جاندار کتاب اور کہانی ہے۔ کہانی کا موضوع جاسوسی ہے۔ ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

'' ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد احمد نے والدین کو سیبوں کے متعلق بتانا چاہا۔ سیب اٹھاتے ہوئے اسے جھٹکا لگا کیوں کہ اس میں ایک سیب کم تھا۔۔۔۔''(24)

مستقیم خان

خیبر پختونخوا ادبِ اطفال کے نمایاں لکھاریوں میں ایک نام مستقیم خان کا ہے۔ اس حوالے سے ان کی تین کتب ہیں: ''اقبال نامہ''،'' وطن نامہ''،''قائد نامہ''۔ ویسے تینوں کتابیں بچوں کے لیے معلوماتی اور اہم ہیں مگر'' قائد نامہ'' میں نسل نو کے لیے قائد اعظم محمد علی جناح کی حیات کو کہانی کے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

شمس میاں

بچوں کے لیے شمس میاں نے''شاہین کا شکار'' کے نام سے کتاب لکھی ہے جو دل چسپ اور مزاحیہ مگر اصلاحی کہانیوں کا مجموعہ ہے۔

محمد جنید صدیقی

اس صوبے میں بچوں کے لیے لکھنے والوں میں محمد جنید صدیقی کا نام بھی شامل ہے۔ انھوں نے'' کامیابی کی سیڑھی'' کے نام سے کتاب لکھی ہے جس میں کل 27 کہانیاں ہیں جن میں''غلط مشورہ''، ''پھل دار درخت''، ''ہماری نبی کی سنت''اور''کامیابی کی سیڑھی''اہم کہانیاں ہیں۔

میمونۃ الکبریٰ

خیبر پختونخوا ادبِ اطفال کی خواتین لکھاریوں میں ایک اہم نام میمونۃ الکبریٰ کا ہے۔ اس حوالے سے ان کی کتاب'' کسب کمال کن''شائع ہو چکی ہے۔

محمد اسحٰق

محمد اسحٰق نے''رسول اکرمؐ کی زندگی مبارک'' کے نام سے بچوں کے لیے معلوماتی کتاب شائع کی ہے۔ جس میں بچوں کے لیے آپؐ کی حیات مبارکہ کے بارے میں اہم معلومات اور واقعات قلم بند کیے گئے ہیں۔

جمیل احمد

اس صوبے میں بچوں کے لیے لکھنے والوں میں ایک نام جمیل احمد کا بھی ہے۔ انھوں نے نظام شمسی کے متعلق بچوں کے لیے'' سورج چاند سیارے'' کے نام سے کتاب شائع کی ہے۔

میاں نواب کاکا خیل:

''ارکان اسلام'' کے نام سے کاکا خیل نے بچوں کے لیے کتاب شائع کی ہے۔

فرزانہ معروف

خواتین لکھاریوں میں فرزانہ معروف کا نام بھی اہم ہے۔ اس حوالے سے ان کی دو کتابیں''باتیں دانش'' اور''آئیں کہانی بنائیں'' شائع ہو چکی ہیں۔ ''باتیں دانش کی'' سعدی شیرازیؒ کی حکایات سے ماخوذ ہے۔ ایک حکایت ''احسان فراموش آقا''سے اقتباس ملاحظہ کیجیے:

''بڑی پرانی بات کہ ایک شخص نے شکاری کتا پال رکھا تھا۔ کتا بڑا وفادار تھا۔۔۔ کھانے پینے کا بہت خیال رکھتا تھا۔''(25)

GUMAN گمان
VOL 8, ISSUE 1, 2025
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

نازیہ حسنین

نازیہ حسنین نے بچوں کے لیے بھی ایک کتاب لکھی ہے۔اس کا نام ہے ''نیکی کا بدلہ'' جس میں بچوں کو نیکی کا درس دیا گیا ہے۔

فریال اسفر

فریال اسفر نے بھی ادبِ اطفال میں اپنا حصہ ڈال کر ایک کتاب شائع کی ہے جس کا نام ہے '' ہمارا خاندان''۔یہ ایک اصلاحی کتاب ہے جس میں بچوں کو خاندان کے حوالے سے بنیادی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

محمد اسماعیل اتمانزئی

محمد اسماعیل اتمانزئی نے بچوں کے لیے 10 کتب تخلیق کی ہیں جو ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔'' کائنات''،''جانوروں کی کہانی جانوروں کی زبانی''،'' خیبر پختونخوا کے روایتی کھیل'' بنیادی کتب ہیں۔

عنایت اللہ صیفی

عنایت اللہ صیفی نے بھی ادبِ اطفال کے لیے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے'' بچوں کا چترال''۔اس کتاب میں بچوں کو چترال کی تہذیب اور ثقافت سے آشنا کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر سلمیٰ

ڈاکٹر سلمیٰ نے خواتین لکھاریوں میں اپنا حصہ ڈال کر بچوں کے لیے ''عقل مند مرغی'' کے نام سے کتاب لکھی ہے جس میں بچوں کو بہادری کا درس ملتا ہے۔

مسز میمونہ عبد السلام

میمونہ نے بھی خواتین ادیبوں میں اضافہ کیا ہے۔اردو ادبِ اطفال کے لیے'' ہمارا ماحول'' کے نام سے کتاب لکھی ہے جس میں بچوں کو ماحول کو صاف رکھنے اور اس کے اثرات بتائے ہیں اور صاف نہ رکھنے کے نقصانات بھی بتائے ہیں۔

مجموعی طور پر خیبر پختونخوا میں اردو ادبِ اطفال کا جائزہ لیا جائے تو قدیم وجدید ادیبوں اور شعرا نے مختلف موضوعات پر بچوں کے لیے کہانیاں،اصلاحی اسباق اور شاعری کی ہیں۔جہاں ایک طرف مرد لکھاریوں نے ادبِ اطفال میں اپنا مکمل حصہ ڈالا ہے وہاں خواتین شاعرات اور ادیبوں نے بھی خوب محبت اور دلچسپی سے تخلیقات شائع کی ہیں۔نوجوان مرد وخواتین جس رفتار سے اس صوبے میں بچوں کے لیے لکھ رہے ہیں وہ وقت دور نہیں جب خیبر پختونخوا میں ادبِ اطفال کا موازنہ ہندوستان اور پاکستان کے اہم صوبوں سے کیا جائے گا۔مقالے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس صوبے میں بچوں کے ادب کا مستقبل روشن ہے اور رہے گا۔

حوالہ جات

1. گیان چند،ڈاکٹر،ادبی اصناف،گجرات،اردو اکادمی 1989ء،ص 140
2. رضا ہمدانی،بچوں کی لوک کہانیاں،لوک ورثہ قومی ادارہ اسلام آباد،پاکستان،ص ۳۰
3. قتیل شفائی،کلیات قتیل شفائی،نقوش پریس اکبر سٹریٹ اردو بازار لاہور،1957ء،ص 25
4. ایضاً،ص 27
5. ایضاً،ص 29
6. خاطر غزنوی،ننھی منی نظمیں،سنز بکٹ آف رائٹرز،پشاور،1993ء،ص 5
7. ایضاً،ص 21
8. محسن احسان،پھول پھول چہرے،نونہال ادب،ہمدرد فاؤنڈیشن پریس،کراچی،1993ء،ص 8
9. ایضاً،ص 8

10. ایضاً،ص13
11. ایضاً،ص14
12. ایضاً،ص14
13. شجاعت علی راہی،نرم شگوفے،راہی پبلی کیشنز،کوہاٹ،1983ء،ص۳
14. شجاعت علی راہی،مشاعرے،شعیب سنز اینڈ پبلی شرز،مینگورہ سوات،2012ء،ص16
15. شجاعت علی راہی،دھنک کے سات رنگ،شعیب سنز اینڈ پبلی شرز،منگورہ سوات،2024ء،ص253
16. سیدہ عطیہ پروین،دادی اماں کی کہانیاں،این زیڈ پرنٹرز،پشاور،2017ء،ص2
17. الطاف احمد شاہ،بولتے پھول،ڈائریکٹریٹ آف کلچر حکومت خیبر پختونخوا،2012ء،ص3
18. خالد سہیل ملک،اداس پہاڑ،اُمی سوشیوایجوکیشنل سروسز،پشاور،جنوری2012ء،ص3
19. رئیس احمد مغل،ڈاکٹر،کالے شیشوں والی کار،اُمی سوشیوایجوکیشنل سروسز،پشاور،جنوری2012ء،ص4
20. اسحاق وردگ،ڈاکٹر،ہفتہ روزہ،کونپلیں،شمارہ نمبر10،2023ء،ص۲۰
21. ایضاً،ص21
22. ایضاً،ص22
23. حمزہ حسن شیخ،قطرے سے دریا،نیشنل بک فاونڈیشن،اسلام آباد،2023ء،ص177
24. محمد راج آفریدی،ڈاکٹر،روزہ دار جاسوس،اعراف پرنٹرز،اردو بازار محلہ جنگی،پشاور،2024ء،ص54
25. فرزانہ معروف،باتیں دانش کی،اُمی سوشیوایجوکیشنل سروسز،پشاور،جنوری2012ء،ص